الأنعام

(Al-Anaam)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1	الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ۖ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ
	تمام ترحاکمیت قوانین قدرت کے لئے ہے جس نے حکمران اور عوام کو تخلیق کیا اور۔۔۔۔ محکومی اور آزادی کے ضابطے مقرر کئے۔۔۔ پھر بھی انکاری لوگ پالنہا کی ربوبیت کے مقابل کھڑے ہوتے ہیں۔
2	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ ۖ ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ
	وہی تو ہے جس نے تم کو ایک فطرت سے بنایا پھر ایک ضابطہ حیات کا فیصلہ کیا یعنی ایسا ضابطہ حیات جو اس کے نزدیک غیر متبدل ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو۔
3	وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ
	اور وہی قوانین قدرت بلندیوں اورزیریں کے بارے میں ہیں ۔ قدرت تمہاری پوشیدہ اور ظاہر سب باتیں جانتاہے اور تم جو عمل کرتے ہو ان سب سے واقف ہے۔

4	وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ	
	اور جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی حکم انکی ربوبیت کا آتا ہے تو وہ اس سے اعراض کرتے ہیں۔	
5	فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ	
	بے شک جب بھی ان کے پاس کوئی حق کا پیمانہ آیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ پس عنقریب ان کے پاس ان لوگوں کی خبریں آئینگی جو اس حق کا مذاق اڑاتے تھے۔	
6	أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ	
	کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کیا۔ جو عوام میں بڑے تمکن سے رہتے تھے اس جیسا تمکن تم کو نہیں ملا۔ اور ہم نے ان پر بلند پایہ قوانین کو انتہائی فیض والا بنا کر بھیجا۔ اور ہم نے ان کی ماتحتی میں رواں دواں خوشحالیاں مقرر کیں۔ نتیجتاً ہم نے ان کو ان کی غلط کاریوں کے سبب ہلاک کیا۔ اور ان کے بعد دوسری قوموں کو اٹھایا۔	
7	وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ	
	اور اگر ہم تم پر کوئی کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتار دیتے اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے تب بھی کافر یہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔	

	وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ	8
	اور ان لوگوں نے کہا کہ اس پر کوئی بااختیار کیوں نہ اتارا گیا اور اگر ہم بااختیار اتاریں تو اب تک فیصلہ ہو چکا ہوتا پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی	

مباحث:۔
جیسا کہ آپ سورہ الانعام میں دیکھیں گے۔۔،

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿٩﴾ (جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اس نے جواب میں فرمایا کہ میں تمہاری مدد کے لیے پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔)

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ جب تیرے رب نے فرشتوں کو حکم بھیجا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کے دل ثابت رکھو میں کافروں کے دلوں میں دہشت ڈال دوں گا سو گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو (عمومی ترجمہ)

اور آل عمران میں ارشاد ہے

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ ۞ بَلَىٰ ۚ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۞

(جب تو مسلمانوں کو کہتا تھا کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کے لیے تین ہزار فرشتے آسمان سے اترنے والے بھیجے (124) بلکہ اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو اور وہ تم پر ایک دم سے آ پہنچیں تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے نشان دار گھوڑوں پر مدد کے لیے بھیجے گا)

ملائکہ یا جن کو فرشتے کہا جاتا ہے کوئی دیومالائی مخلوق نہیں ہے۔ قرآن میں ایک ہی جنگ کے لئے پہلے ایک ہزار فرشتے بھیجے، پھر تین ہزار بھیجے اور اس کے بعد پانچ ہزار فرشتوں کے بھیجنے کا واعدہ کیا۔۔۔!!! سوچئے کہ وہ فرشتہ جو ایک پل میں ادھر سے ادھر ہو جاتا ہے۔اور نظر بھی نہیں آتا اگر ایک ایسا فرشتہ ہی دشمن کی صف میں جا کر دو چار دشمن کے فوجیوں کی گردن اڑا دے یا ہاتھ کاٹ ڈالے تو کیا خیال ہے دشمن کی فوج میدان میں کھڑی رہ سکتی ہے۔۔۔؟ جبکہ قرآن ہزاروں کی تعداد میں بھیجنے کا کہہ رہا ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ	9

	اور اگر ہم اسکو بااختیار مقرر کرتے تو بھی اس کو مرد میداں ہی مقرر کرتے اور انکو اسی شک میں مبتلا پاتے جس میں وہ ہیں۔
10	وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
	اور تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا۔۔۔۔، پھر جن لوگوں نے ان سے تمسخر کیا تھا انہیں اسی نے آگھیرا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔
11	قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ
	کہہ دو کہ بستیوں میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔
12	قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
	ان سے پوچھو بلند و زیریں میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے۔۔۔۔؟ کہہ دو سب کچھ مملکت الہیہ کا ہے۔۔۔۔۔ اس نے اپنے ضابطہ حیات پر رحمت لازم کرلی ہے۔۔۔۔ وہ تم سب کو ضابطہ حیات کے قائم ہونے کے دن جس میں کچھ شک نہیں اکٹھا کرے گا جن لوگوں نے اپنے لوگوں کو خسارے میں ڈالا وہ امن قائم کرنے والے نہیں۔
13	وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
	اور ملکت الہیہ ہی کے لئے ہے جو کچھ نشیب و فراز کے بارے میں پایا جاتا ہے اور وہی باعلم سننے والا ہے۔

14	قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ	
	کہہ دو کہ مملکت الھیہ کے سوا کسی کو اپنا سرپرست پکڑوں۔۔۔۔!!۔جو بلندیوں اور پستیوں کا الگ الگ کرنے والا ہے۔ جب کہ وہ سب کو نشوونما عطا کرتی ہے اور وہ عطا نہیں کیا جاتا۔ کہہ دو مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اس کا فرمانبردار ہو جاؤں اور ہر گز مشرکوں میں شامل نہ ہووں۔	
15	قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ	
	کہہ دو اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔	
16	مَّن يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ	
	جو اس عذاب سے بچا لیا گیا تو اس پر اس نے رحم کیا۔اور یہ واضح کامیابی ہے۔	
17	وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	
	اور اگر مملکت الھیہ تجھے کوئی تکلیف دہ سزا سے پکڑے تو اس کے سوا اور کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز کے پیمانے بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔	
18	وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ	

	اووہ راپنے بندوں پر غالب و بااختیار ہے اور وہی باخبر حکمت والا ہے۔	
19	قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل لَّا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ	
	ان سے پوچھو، کس کی گواہی سب سے بڑھ کر ہے؟ اعلان کرو کہ ۔۔۔ میرے اور تمہارے درمیان احکامات الٰہیہ گواہ ہیں، اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ تمہیں اور جس کو پہنچے۔ سب کو متنبہ کردوں۔ کیا تم لوگ یہ شہادت دے سکتے ہو کہ احکامات الٰہیہ کے ساتھ دوسرے آلہٰ بھی ہیں؟ کہو، میں تو اس کی شہادت ہرگز نہیں دے سکتا۔ کہو، اللہ تو وہی یکتا ہے اور میں اس شرک سے بری الذمہ ہوں جس میں تم مبتلا ہو۔	
20	الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ	
	جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے رہنماؤں کو پہچانتے ہیں اور جو لوگ اپنے لوگوں کو نقصان میں ڈال چکے ہیں وہی لوگ امن قائم کرنے والے نہیں ہیں۔	
21	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ	
	اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو مملکت الٰہیہ پر بہتان باندھے یا اس کے احکامات کو جھٹلائے بے شک ظالم لوگ نجات نہیں پائیں گے۔	

22	وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ	
	اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ان لوگوں سے کہیں گے جنہوں نے شرک کیا تھا تمہارے شریک کہاں ہیں جن پر تم کو بہت ناز تھا۔	
23	ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ	
	پھر بجز اس کے ان کا اور کوئی بہانہ / حچارہ نہ ہوگا کہ وہ کہیں گے کہ مملکت الٰہیہ گواہ ہے کہ ہم تو مشرک نہیں تھے۔	
24	انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ	
	دیکھو۔۔۔۔!!۔۔انہوں نے اپنے الوگوں پر کیسا جھوٹ بولا۔۔۔۔اور جو کچھ یہ گھڑا کرتے تھے وہ سب غائب ہو گیا۔	
25	وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ	
	اور ان میں بعض ایسے ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردہ پڑا رہنے دیا ہے۔تاکہ وہ اس کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ پڑی رہنے دی ہے۔۔۔ اور اگروہ لوگ تمام دلائل کو دیکھ بھی لیں تو بھی وہ ان کے ساتھ امن قائم کرنے والے نہیں،یہاں تک کہ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تم سے جھگڑتے ہیں،۔۔۔۔یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں صرف پہلوں کی باتیں ہیں۔	

26	وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ	
	اور یہ لوگ اس سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور دور رہتے ہیں۔۔۔ لیکن یہ لوگ اپنے ہی لوگوں کو تباہ کر رہے ہیں اور کچھ شعور نہیں رکھتے۔	
27	وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ	
	اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ آگ پر کھڑے کئے جائیں تو کہیں گے کاش کہ ہم پھر واپس بھیج دیئے جائیں تاکہ ہم اپنے رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں اور ہم امن قائم کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔	

مباحث:۔
جیسا کہ سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۳ میں واضح کیا گیا کہ آگ آپس کی دشمنی کو کہا گیا ہے، آیئے ایک مرتبہ پھر دیکھ لیتے ہیں کہ قرآن آگ کے متعلق کیا کہتا ہے۔
قرآن نے آگ کی خود وضاحت کردی ہے کہ آگ کیا ہوتی ہے۔۔۔؟
کیا یہ کوئی آگ کا الاؤ ہوتا ہے جہاں انسانوں کو جھونکا جائے گا یا یہ انسان کے اندر لگی آگ ہوتی ہے۔؟
قرآن کہہ رہا ہے کہ "تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو قدرت نے تم کو اس سے بچا لیا" کیا واقعی رسالتمآب کے زمانے میں کوئی آگ کا گڑھا جل رہا تھا جس میں لوگ آتے تھے اور گر کر جل بھن جاتے تھے۔۔۔۔۔۔۔جی نہیں۔۔۔۔۔۔قرآن نے خود واضح کر دیا ہے کہ یہ آپس کی دشمنی کی آگ تھی۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا (قدرت کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو قدرت نے تم کو اس سے بچا لیا)۔
قرآن نے جہاں بھی انسانوں کے لئے بطور سزا آگ کو بیان کیا ہے وہ یہی دشمنی کی آگ ہے جسے احکامات الٰہیہ کے ذریعے بجھایا جاتا ہے۔

28	بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ	
	بلکہ جس چیز کو اس سے قبل چھپایا کرتے تھے وہ ان کے سامنے آگئی ہے اور اگر یہ لوگ پھر واپس بھیج بھی دیئے جائیں تب بھی یہ وہی کام کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ لوگ جھوٹے ہیں۔	
29	وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ	
	اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہے یہی ادنٰی زندگی ہے۔۔۔! اور ہرگز ہم پوچھ گچھ کئے جانے والوں میں نہیں ہونگے۔	
30	وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ	
	اور اگر تم اس وقت کو سمجھ سکو جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے۔ اور وہ کہے گا کہ کیا یہ الحق کے ساتھ نہیں ہے؟ وہ کہیں گے بے شک اور ہمارا رب اس پر گواہ ہے۔۔ تو وہ کہے گا تو اب اپنے انکار کی وجہ سے عذاب چکھو۔	
31	قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ	
	یقیناً وہ لوگ خسارے میں پڑ گئے جنہوں نے مملکت الہیہ کے احتساب کی تکذیب کی، یہاں تک کہ جب وہ گھڑی ان پر دفعتاً آپہنچے گی تو کہیں گے کہ ہائے افسوس ہماری اس کوتاہی پر جو اس کے بارے میں ہوئی، اور وہ اپنے کئے کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے، آگاہ رہو کہ بہت بری ہوگی وہ چیز جس کو وہ اٹھائے ہونگے۔	

32	وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ	
	اور موجودہ (ادنیٰ) زندگانی تو کچھ بھی نہیں سوائے کھیل تماشے کے۔۔ اور انجام کار ٹھکانا ان ہی لوگوں کا بہتر ہے جو قوانین قدرت سے ہم آہنگ ہوں گے۔۔ کیا تم عقل نہیں استعمال کرتے ہو۔۔۔۔۔۔؟	
33	قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ	
	ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتیں تمہیں رنجیدہ کرتی ہیں لیکن وہ تم کو نہیں جھٹلا رہے ہیں بلکہ ظالم لوگ احکامات الٰہی کے ساتھ کٹ حجتی کرتے ہیں۔	
34	وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ	
	بے شک آپ سے پہلے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا گیا۔ تو انہوں نے جھٹلائے جانے کے باوجود جد وجہد جاری رکھی اور وہ ایذا بھی دئے گئے یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس آئی اور قوانین قدرت کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور یقیناً بھیجے گئے پیامبروں کی خبریں تو آپ کو پہنچ ہی چکی ہیں۔	
35	وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ	

	اور اگران کا اعراض کرنا تم پر بھاری ہے تو پھر اگر تم میں استطاعت ہے تو عوام میں کوئی راستہ ڈھونڈ لو یا خواص میں کوئی زینہ لگا کر ان کے پاس کوئی نشان راہ لے آؤ۔۔۔اور اگر قدرت کے قوانین مشیت میں ہوتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ لہٰذا آپ جاہلوں میں نہ ہو جائیں۔
36	إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ
	قبول تو صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور جو مردہ ہیں ان کو تو صرف قوانین قدرت ہی کھڑا کرے گی اور مزید وہ اسی کے ضابطے کیطرف لوٹائے جائیں گے۔
	مباحث:۔ جیسے پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے بعث کے معنی کسی کو ذمہ داری کے ساتھ متعین کیا جائے۔ اور اگر اس سے غلطی ہو تو باز پرس کے لئے مملکت کے قانون کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور اگر مجرم ثابت ہو جائے تو اس کو عدالت میں انصاف کا سامنا کرنا ہوگا۔
37	وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
	اور کہتے ہیں اس کے نظام ربوبیت کی طرف سے اس کو کوئی حکم یا دلیل کیوں نہیں دی گئی۔ کہہ دو کہ قدرت اس پر قادر ہے کہ کوئی حکم یا دلیل پیش کرے لیکن ان میں سے اکثریت لا علم ہے۔

مباحث:۔

اس آیت میں کفار کی طرف سے ایک حکم کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ جبکہ قرآن تو سارے کا سارا احکامات سے بھرا ہے۔ اصلاً وہ ان احکامات کو ماننے کو ہی تیار نہ تھے جس کے لئے ان کی روش کا ذکر آیت نمبر ۵ میں اس طرح گزر چکا ہے۔

فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۔۔بے شک جب بھی ان کے پاس کوئی حق کا پیمانہ آیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ پس عنقریب ان کے پاس ان لوگوں کی خبریں آئینگی جو اس حق کا مذاق اڑاتے تھے

اور آیت نمبر ۳۵ میں ارشاد ہوا۔،

وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ۔۔اور اگر ان کی روگردانی تم پر بھاری ہے تو پھر اگر تم میں استطاعت ہے تو زمین میں کوئی سرنگ لگا کر یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگا کر ان کے پاس کوئی دلیل لے آؤ۔۔۔اور اگر قدرت کے قوانین مشیت میں ہوتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ لہٰذا تم جاہلوں میں نہ ہو جائیں۔

38	وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ

اور چاہے سست رو عوام میں سے یا کوئی شاہین جو اپنے قوت بازو سے جدوجہد کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ مگر یہ تمہاری ہی طرح کی قومیں ہیں۔۔۔۔۔

ہم نے قانون کے معاملے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی مزید نظام ربوبیت کے لئے وہ جمع کیے جائیں گے۔

مباحث:۔

دَابَّةٍ ۔۔مادہ د ب ب ۔۔معنی کے لحاظ سے ہر جان دار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔لیکن قرآن میں یہ صرف انسانوں کے لئے ہی استعمال ہوا ہے۔ تفصیل کے لئے علامہ پرویز کی لغات القرآن دیکھئے۔

اس لحاظ سے دَابَّةٍ وہ لوگ جو جانوروں کی زندگی گزارتے ہیں اور طَائِرٍ وہ لوگ جو شاہین صفت ہوتے ہیں۔اور جنکی پرواز بہت بلند ہوتی ہے۔

قرآن میں یہ دونوں الفاظ انسانوں کے لئے ہی استعمال ہوئے ہیں جس کی دلیل یہ ہے کہ۔۔،

ا۔۔۔کہ یہ ہماری طرح کی امت ہیں أُمَمٌ أَمْثَالُكُم

۲۔۔۔ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ۔۔پھر سب اپنے رب کے سامنے جمع کیے جائیں گے۔
ظاہر ہے کہ رب کی طرف صرف انسان جمع کئے جائیں گے نہ کہ جانور۔

39	وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ
	اور جو لوگ ہمارے احکامات کا انکار کرتے ہیں۔،وہ گمراہیوں میں بہرے اور گونگے ہیں۔جو بندہ چاہتا ہے تو اسے قانون قدرت گمراہ رہنے دیتا ہے۔اور جو بندہ ہدایت چاہتا ہے اسے قانون قدرت صراط مستقیم پر بنائے رکھتا ہے۔

مباحث:۔

مسلمان روزانہ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دعا مانگتے ہیں اور ساری عمر مانگتے ہی رہتے ہیں لیکن انہیں پتہ نہیں چلتا کہ کیوں ان کو الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ نہیں ملتا۔ درحقیقت اس کی وجہ صرف ایک ہے، اور وہ یہ کہ مسلمان قرآن سے بے بہرہ ہوگیا ہے، اسے روایات میں الجھا کر قرآن سے دور کر دیا گیا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ صراط مستقیم کیا ہے؟۔ سورہ الانعام کی آیات ۱۵۱ تا ۱۵۳ پیش خدمت ہیں جن میں الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کو واضح کر دیا گیا ہے۔

نمازی نماز میں صراط مستقیم کی ہدایت کی آرزو مرتے دم تک کرتا رہتا ہے، لیکن کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ قرآن کھول کر دیکھ لے کہ قرآن نے صراط مستقیم کو کس طرح بیان کیا ہے۔

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلاَّ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ مِنْ إِمْلاَقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلاَ تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلاَ تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ O وَلاَ تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لاَ نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَبِعَهْدِ اللهِ أَوْفُوا ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ O وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلاَ تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

کہو کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔۔۔۔

کہ تم اپنے رب کے ساتھ کچھ بھی شرک کرو، اور یہ کہ....

۱۔۔۔والدین کے ساتھ حسن سلوک اختیار کرو۔

۲۔۔۔اور اپنی اولاد کو کسی تنگ دستی کی وجہ سے ہلاکت و بربادی میں ڈالو، ہم تم کو بھی ضروریات زندگی بہم پہچاتے ہیں اور انہیں بھی۔

۳۔۔۔اور فواحش (غیر از قرآن تعلیمات) کے خواہ ظاہر ہوں یا ڈھکے ہوئے، قریب بھی نہ پھٹکنا۔

۴۔۔۔اور کسی ایسے شخص کے ساتھ لڑائی نہ کرنا جس سے لڑائی کرنا قوانین الٰہی نے روکا ہو، سوائے حقوق کی بنیاد پر۔

40	قُلۡ أَرَأَيۡتَكُمۡ إِنۡ أَتَاكُمۡ عَذَابُ اللّٰهِ أَوۡ أَتَتۡكُمُ السَّاعَةُ أَغَيۡرَ اللّٰهِ تَدۡعُونَ إِن كُنتُمۡ صَادِقِينَ
	پوچھو۔۔۔ کیا تم نے غور کیا۔۔ کہ اگر مملکت الہیہ تمہاری پکڑ کرے یا تم پر مغلوبیت کی گھڑی آئے تو بھی کیا تم مملکت الہیہ کے علاوہ کسی کو مدد کے لئے پکاروگے اگر کہ تم دعوے میں سچے ہو۔
41	بَلۡ إِيَّاهُ تَدۡعُونَ فَيَكۡشِفُ مَا تَدۡعُونَ إِلَيۡهِ إِن شَاءَ وَتَنسَوۡنَ مَا تُشۡرِكُونَ
	بلکہ تم اسی کو پکارتے ہو۔۔۔۔ سو اگر اس کے قانون مشیت میں ہو تو اس کو رفع کر دیتا ہے جس کے لئے اسے پکارتے ہو....اور تم جو مملکت کے قوانین میں اشتراک کرتے ہو اسے بھول جاتے ہو۔
42	وَلَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبۡلِكَ فَأَخَذۡنَاهُم بِالۡبَأۡسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمۡ يَتَضَرَّعُونَ
	اور یقیناً ہم نے تم سے پہلے کی قوموں کی طرف بھیجا تھا۔۔ پس ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں پکڑا تا کہ وہ عاجزی اختیار کریں۔
43	فَلَوۡلَا إِذۡ جَاءَهُم بَأۡسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتۡ قُلُوبُهُمۡ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطَانُ مَا كَانُوا يَعۡمَلُونَ
	تو پھر ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہماری سختی آئی تو عاجزی کرتے بلکہ ان کے دل سخت ہو گئے اور قوت باطلہ نے انہیں وہ کام جو وہ کرتے تھے خوشنما کر دکھایا۔
44	فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ أَبۡوَابَ كُلِّ شَيۡءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذۡنَاهُم بَغۡتَةً فَإِذَا هُم مُّبۡلِسُونَ

	پھر جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو یاد کرائی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھلے پائے یہاں تک کہ وہ ان چیزوں پر خوشیاں منانے لگے جو انہیں دی گئیں تھیں تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا وہ اس وقت ناامید ہو کر کر رہ گئے۔	
45	فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ	
	اس لئے ان ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی اور قوانین الہیہ ہی کے لیے زیب حکمرانی ہے جو تمام جہانوں کا مربی ہے۔	
46	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ	
	ان سے کہہ دو۔۔! ۔تمہارا کیا خیال اگر مملکت الہیہ ہی تم کو اندھا بہرہ اور دلوں پر مہر لگی رہنے دے تو اس کے سوا کوئی ایسا حاکم ہے جو تمہیں یہ چیزیں لا دے۔۔۔۔۔؟ دیکھو ہم کس کس انداز سے اپنے دلائل بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ منہ موڑتے ہیں۔	
47	قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ	
	کہہ دو اگر تم مملکت الہیہ کی پکڑ میں اچانک یا ظاہر آ جاؤ تو ظالموں کے سوا اور کوئی ہلاک نہ ہو گا۔	
48	وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ	

	اور ہم پیغبروں کو صرف اس لیے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ خوشخبری دیں اور انجام بد سے پیش آگاہ کریں۔ اس لئے جو شخص امن قائم کرے اور اپنی اصلاح کرلے تو اس کو نہ تو کوئی ڈر ہوگا اور نہ ہی وہ غمگیں ہوگا۔	
49	وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ	
	اور جنہوں نے ہمارے احکامات کا انکار کیا تو انکو بسبب انکی نافرمانی کے مملکت الہیہ کی سزا ان کو پہنچے گی۔	
50	قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ	
	اعلان کرو۔۔۔ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس قدرت کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں مستقبل کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں خود مختار ہوں۔۔۔۔! میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے پیش کی جاتی ہے۔۔۔ان سے پوچھو۔۔۔۔! کیا اندھا اور بینا۔۔۔۔ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔۔۔۔، پس تم کیوں نہیں غور کرتے ہو۔	
51	وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ	
	وراسی کے ذریعے سے ان لوگوں کو پیش آگاہ کرو جنکو اس بات کا خوف ہے کہ وہ اپنے مربی کے سامنے جمع کیے جائیں گے۔۔اس مربی کے سوا ان کا کوئی مددگار اور سفارش کرنے والا نہیں ہے۔تاکہ وہ مملکت الہیہ کے احکامات سے ہم آہنگ ہو جائیں۔	

52	وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ	
	ایسے لوگوں کو اپنے سے دور نہ رہنے دو جو اپنے رب کی دعوت صبح و شام دیتے ہیں اور مملکت الٰہیہ کی رضا چاہتے ہیں اور اس کی توجہات کے طالب ہیں۔۔۔۔۔! تمہارے ذمہ ان کا کوئی حساب نہیں ہے اور نہ ہی تمہارا کوئی حساب ان کے ذمہ ہے۔۔اگر تم نے انہیں دور رہنے دیا تو بے انصافوں میں سے ہوگے۔	
53	وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ	
	اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعہ سے آزمایا ہے۔۔۔تاکہ یہ لوگ کہہ سکیں۔۔۔کیا ہم میں سے یہی ہیں جن پر مملکت الٰہیہ نے فضل کیا ہے۔۔۔۔۔! کیا مملکت الٰہیہ شکر گزاروں کو نہیں جانتا ہے۔؟؟؟	
54	وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	اور جب ایسے لوگ جو ہمارے احکامات کے ذریعے امن قائم کرتے ہیں تمہارے پاس آئیں تو کہو کہ تم پر مملکت الٰہیہ کی سلامتی ہے۔۔۔۔ تمہارے مربی نے اپنے ضابطے میں رحمت لازم کر لی ہے۔۔۔ اس لئے تم میں سے جو ناواقفیت کی بنا پر برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد اعتراف کرنے کے بعد برائی نہ کرنے کا اعلان بھی کرے اور غلطی کی اصلاح کرے تو بے شک وہ رب رحمت حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔	

55	وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ	
	اور اسی وجہ سے ہم احکامات کو فیصلہ کن بیان کرتے ہیں تاکہ نافرمانوں کا راستہ واضح ہو جائے۔	
56	قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۚ قُل لَّا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ	
	اعلان کرو۔۔۔! مجھے ان احکامات کی تابعداری سے روکا گیا ہے جن کی تم احکامات الہیہ کے علاوہ فرمانبرداری کرتے ہو۔۔۔۔۔! اعلان کردو۔۔ کہ میں تمہاری خواہشات کے پیچھے نہیں چلتا۔۔۔۔۔۔اگر میں نے ایسا کیا تو میں تو گمراہ ہو چکا، اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ رہا۔	
57	قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ ۚ مَا عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ	
	کہہ دو کہ میں تو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھٹلاتے ہو۔۔۔۔! جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ قانون تو صرف احکامات الہیہ ہی کا چلتا ہے۔ وہ حقوق کو بیان کرتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔	
58	قُل لَّوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ	
	کہہ دو اگر میرے پاس وہ ہوتی جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔۔۔۔۔اور مملکت الہیہ ظالموں کو خوب جانتی ہے۔	

59 وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا
رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

اور اسی کے پاس ظاہر اور پوشیدہ معاملات کے حل ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔۔۔اور جو کچھ کشادا اور بحران کے بارے میں ہے اسے اس کا سب علم ہے۔۔۔۔۔اور کوئی حکم نہیں دیا جاتا مگر وہ اس کے علم میں ہوتا ہے۔۔۔۔اور کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی عوام کے تاریک گوشوں میں نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی بہتری یا بدحالی آتی ہے مگر یہ کہ سب کچھ ایک واضح قانون کے مطابق۔

مباحث:۔

الْبَرِّ ۔مادہ ب ر ر ۔۔معنی۔۔کشادگی۔کثرت۔،وسعت (لغات القرآن۔۔علامہ پرویز)

60 وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا
كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

اور وہ وہی ہے جو تمہیں بھرپور بدلہ دیتا ہے تمہارے کالے کرتوتوں کا اور جو کچھ تم روشن قوانین کے لئے کرتے ہو اس کا بھی اس کو علم ہے۔۔،پھر تمہیں ان اعمال کے معاملے میں ذمہ دار ٹھہراتا ہے تاکہ فیصلہ کیا جائے ایک نتیجے کا۔۔پھر تم مملکت الٰہیہ ہی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے اور مزید یہ کہ تم کو بتایا جائیگا کہ تم کیا کچھ کرتے تھے۔

61 وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ

	اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر سامان حفاظت مہیا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو ناکامی دیکھنا پڑتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے اسے بھرپور گرفت میں لیتے ہیں۔ اور وہ ذرا بھی رعایت نہیں کرتے۔	
62	ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ	
	پھر مملکت الٰہیہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے جو انکے حقوق کا پاسبان ہے خوب سن لو کہ فیصلہ مملکت الٰہی کا ہی ہوگا اور وہ بہت تیز حساب لینے والا ہے۔	
63	قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ	
	ہو چھو کہ تمہیں کشادگی اور بحرانوں کی ناانصافیوں سے کون بچاتا ہے۔۔۔۔؟۔۔ جب کہ تم عاجزی سے اور چھپ کر اس کی دعوت دیتے ہو کہ اگر ہمیں اس آفت سے بچالے تو یقیناً ہم ضرور نعمتوں کا صحیح استعمال کرنے والوں میں سے ہوں گے۔	
64	قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ	
	اعلان کرو کہ مملکت الٰہیہ ہی تمہیں اس سے اور ہر سختی سے بچاتا ہے تم پھر بھی مملکت کے احکامات میں شرک کئے جاتے ہو۔	
65	قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ	

	اعلان کردو کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تمہاری پکڑ اوپر سے حکمران کریں یا نیچے سے عوام تم کو پکڑ لیں یا تم کو مختلف گروہوں میں بٹا رہنے دے اور ایک کو دوسرے کو آپس کی لڑائی کا مزہ چکھنے دے۔۔۔۔ دیکھو ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔	
66	وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ	
	اور تمہاری قوم نے اسے جھٹلایا ہے حالانکہ وہ حق ہے کہہ دو کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں بنایا گیا ہوں۔	
67	لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ	
	ہر خبر کا ایک انجام ہے اور عنقریب تم جان لوگے۔	
68	وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ	
	اور اگر تم لوگوں کو دیکھتے ہو کہ وہ ہمارے دلائل کے معاملے میں کٹ بحثی میں پڑتے ہیں تو ان سے اعراض کر لو۔۔۔۔ یہاں تک کہ کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں۔۔۔ اور اگر قوت باطلہ تجھے نظر انداز کرے۔، تو یاددہانی کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔	
69	وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ	

	اور صاحبان تقویٰ پر ان لوگوں کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے لیکن یہ ایک یاددہانی ہے تاکہ یہ لوگ بھی تقوٰی اختیار کرلیں۔	
70	وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ	
	اوران لوگوں سے علحدگی اختیار کرلو جنہوں نے اپنے ضابطہ حیات کو کھیل اور تماشابنار کھاہے اورادنٰی زندگی نے انہیں دھوکہ دیاہے اور انہیں اس کے ذریعے یاددہانی کراتے رہو۔مبادا کہ کوئی شخص اپنے کیے میں گرفتار نہ ہو جائے کہ اس کے لیے مملکت الہیہ کے سوا کوئی سرپرست اور ساتھی نہ ہوگا اور اگر تمام بدلہ بھی دے دو تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کی سبب گرفتار ہوئے ان کی زندگی تاریکی سے ہوگی اور ان کے کفر کے بدلے میں تکلیف دہ سزا ہوگی۔	
71	قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ	
	اعلان کردو کہ کیا ہم احکامات الہی کے سوا ان کی دعوت دیں جو ہمیں نہ نفع پہنچا سکیں اور نہ نقصان۔۔۔اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں اس کے بعد کہ قدرت نے ہمیں سیدھی راہ دکھائی ہے۔۔۔؟۔۔اس شخص کی طرح جسے جنگل میں قوت باطلہ نے راستہ بھلا کر حیران وپریشان کردیا ہو۔ اس کے ساتھی اسے اپنے راستے کی طرف بلاتے ہوں کہ ہمارے پاس چلا آ۔۔۔۔۔۔ کہہ دو کہ اصل ہدایت تو قوانین قدرت کی ہی ہدایت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ربوبیت عالمینی کے لئے ہم سلامتی قبول کریں۔	

72	وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ	
	اور یہ کہ نظام الٰہی قائم کرو اور احکامات الٰہی کے ساتھ ہم آہنگ رہو۔ اور وہ مملکت الٰہیہ ہی ہے جس کے سامنے تم پیش کئے جاؤ گے۔	
73	وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ	
	وہ وہی ہے جس نے بلند وزیریں کو حقوق کے ساتھ ایک مقام دیا ہے۔ اور وہ دور ایسا ہوگا کہ جس دور میں وہ جو بھی حکم کرے گا تو وہ ہو کر رہے گا۔۔۔ اس کا حکم حق پر مبنی ہے۔۔۔ اور اس دن اسی کے لئے سارا اختیار ہوگا جس دن تصورات کو حقیقت کا روپ دیا جائے گا۔۔۔ وہ ان دیکھے نتائج اور حاضر سب کا جاننے والا ہے اور باخبر صاحب حکمت ہے۔	
74	وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ	
	اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے مونھ زور پیشوا سے کہا کہ کیا تم ان معبودان باطل کی اطاعت کرتے ہو۔۔۔۔۔۔؟ . میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔	
75	وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ	
	اور اسی وجہ سے ہم ابراہیم کو بلند وزیریں کے اختیار سمجھاتے ہیں تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں شامل ہو جائیں	

مباحث:۔

سوائے علامہ احمد رضا خان صاحب اور علامہ جوادی کے۔، مترجمین نے نُرِي کا ترجمہ زمانہ ماضی میں کیا ہے۔دونوں حضرات کا ترجمہ حاضر خدمت ہے۔

اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہوجائے(احمد رضا خان صاحب)

اور اسی طرح ہم ابراہیم علیہ السّلام کو آسمان و زمین کے اختیارات دکھلاتے ہیں اور اس لئے کہ وہ یقین کرنے والوں میں شامل ہوجائیں(علامہ جوادی)

اب آپ کی خدمت میں وہ تراجم پیش ہیں جن میں نُرِي کا ترجمہ فعل ماضی کیا گیا ہے۔

ابراہیمؑ کا واقعہ یاد کرو جبکہ اُس نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا "کیا تو بتوں کو خدا بناتا ہے؟ میں تو تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں"(علامہ مودودی)

اور یاد کر جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا بتوں کو خدا جانتا ہے میں تجھے اور تیرے قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں(مولانا احمد علی)

اور (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ تم بتوں کو کیا معبود بناتے ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہو(مولانا فتح محمد جالندھری)

کیا وجہ ہے کہ اتنے علامہ بھی افعال میں زمانے کا لحاظ نہ رکھ سکے۔۔۔کیا یہ انکی نادانی ہے۔؟ یا غفلت۔۔۔۔یا مجوسی تراجم کی کرشمہ سازی۔

دیکھئے اگر تو ترجمہ فعل مضارع میں کیا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ ہر زمانے میں ابراہیم موجود ہوگا۔۔۔۔اس کا مطلب ہوا کہ جو بھی ابراہیم کی صفات کا حامل ہوگا وہ ابراہیم کہلانے کا حقدار ہوگا۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ	76

	سو جب لا قانونیت نے اس پر اندھیرا کیا تو اس نے ایک روشنی دیکھی اور کہا یہ میرا نظام ربوبیت ہے پھر جب وہ ناکام ہو گیا تو کہا میں ناکام ہونے والوں کو پسند نہیں کرتا۔	
	مباحث:۔ اس داستان ابراہیمی میں اس وقت کا ذکر ہے جب لا قانونیت اپنے عروج پر ہوتی ہے اور کسی معاشرے میں اگر کسی درجے میں انصاف پاتا ہے تو اس کی طرف لپکتا ہے جسے تمثیلاً کوکب سے تشبیہ دی گئی ہے لیکن وہ بھی معاشرے کے غلط رویوں کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچتا ہے تو انسان اس سے بہتر کی تلاش میں نکل پڑتا ہے۔ اگلی آیت میں ایک ایسی قوم کی بات کی گئی ہے جو اس معاشرے سے بہتر ہے لیکن انجام ویسا ہی ہوا جو اس سے پہلے کے معاشرے کا ہوا۔	
77	فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ	
	پھر جب ایک قوم کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا نظام ربوبیت ہے لیکن جب وہ بھی ناکام ہو گیا تو کہا اگر مجھے میرا تصور نظام ربوبیت ہدایت نہ دیتا تو میں ضرور گمراہوں میں سے ہو جاتا۔	
	مباحث:۔ یہ انسان کی کاوش کی اگلی سیڑھی ہے کہ وہ موہوم امیدوں کے سہارے کو چھوڑ کر جب آگے بڑھتا ہے تو اسے اس سے بہتر کی تلاش میں ایک قوم کا تصور اس کے سامنے آتا ہے۔ لیکن جب وہ اس کی اصل حقیقت کو جانتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ایک نامراد نظریہ کی بنیاد پر چل رہا ہے۔اور وہ اس سے بھی بہتر کی تلاش میں آگے کا سفر جاری رکھتا ہے۔	
78	فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ	

	پھر جب انتہائی روشن معاشرے کی آب وتاب کو دیکھا تو کہا یہی میرا نظام ربوبیت ہے کیونکہ یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ بھی ناکام ہو گیا تو کہا اے میری قوم میں ان تمام نظریات سے بری ہوں جنہیں تم مملکت الھیہ کے احکامات کے ساتھ شریک کرتے ہو۔	
	مباحث:۔ یہ اس سوچ کا مظہر ہے جو انسان ایک کامیاب معاشرے کو دیکھ کر ذہن میں لاتا ہے۔ لیکن جنکی حقیقتاً بنیاد کوئی نہیں ہوتی۔ ان تینوں مثالوں کو اس طرح سمجھئے جیسے کہ ایک شخص کسی بھی مسلم ملک کی حالت دیکھ کر کسی موہوم سہارے کی طرف لپکے لیکن معلوم ہو کہ اندر خانہ وہ خالی ہے تو اس کی نظر اپنے سے بہتر اقوام کی طرف اٹھتی ہے اور وہ اس کی طرف لپکتا ہے لیکن جب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترقی یافتہ اقوام بھی کوئی نظریہ نہیں رکھتی ہیں تو مایوس ہو کر ان ممالک کی طرف نظر کرتا جو سپر پاور کے نام سے پہچانی جاتی ہیں۔ لیکن جب دیکھتا ہے کہ انکی چمک دمک تو بہت ہے لیکن ہے عارضی تو وہ مملکت الھیہ کے احکام کی طرف رجوع کرتا ہے جو نظام ربوبیت عالمینی کی ذمہ دار ہے اور تمام انسانی نظریات سے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (میں نے یکسو ہو کر اپنی توجہات کو اسی کی طرف لگایا جس نے بلند وزیریں بنائے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں)	
79	إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ	
	میں نے یکسو ہو کر اپنی توجہات کو اسی کی طرف لگایا جس نے بلند وزیریں بنائے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔	
80	وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ ۚ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَن يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ	

	اور اس کی قوم نے اس سے احتجاج کیا۔۔اس نے کہا کیا تم مجھ سے قوانین قدرت کی بابت احتجاج کرتے ہو جبکہ اس نے میری رہنمائی کی ہے اور جنہیں تم شریک کرتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا مگر یہ کہ اگر قانون مشیت میں ہو۔۔ میرے نظام ربوبیت نے علم کی بنیاد پر ہر چیز کو وسعت دی ہے۔۔۔۔ تو کیا تم سوچتے نہیں ہو۔	
81	وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ	
	اور تمہارے شریک حکمرانوں سے کیوں ڈروں جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ احکامات الہی میں شریک ٹھیراتے ہو جس کی تم کو کوئی دلیل نہیں پیش کی گئی۔۔ اگر تم کو کوئی علم ہے تو بتاؤ کہ دونوں جماعتوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے۔	
82	الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ	
	جن لوگوں نے امن قائم کیا اور انہوں نے اپنے امن کی کیفیت میں کسی ظلم کا شائبہ بھی نہ آنے دیا۔۔۔۔۔۔۔۔ امن انہیں کے لیے ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔	
83	وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ	
	اور یہ ہمارے دلائل ہیں جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں دئے تھے۔ ہم اس شخص کے درجات بلند کرتے ہیں جو شخص ہمارے قانون مشیت پر پورا اترتا ہے۔۔بے شک تیرے مربی کا انظام ربوبیت علم کی بنیاد پر حکمت والا ہے۔	

84	وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
	اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کئے اور سب کو ہدایت دی اور اس سے پہلے ہم نے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اور اس کے پیرو کاروں میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون ہیں اور اسی طرح ہم حسن کارانہ اعمال کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔
85	وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ
	اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس سب صالح اعمال کرنے والے ہیں۔
86	وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ
	اور اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط اور ہم نے سب کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا کی۔
87	وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ
	اور ان کے پیشواؤں اور پیرو کاروں اور ان کے نظریاتی ہم آہنگ اشخاص میں سے لوگوں کو ہم نے پسند کیا اور ہدایت دی اور صراط مستقیم کی راہ دکھائی۔
88	ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

	یہ احکامات الہی کی ہدایت ہے۔۔۔اپنے بندوں میں سے جو شخص چاہتا اس کو اس کے ذریعے ہدات دیتا ہے۔اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو یقیناً جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کچھ بے نتیجہ ہو جاتا۔
89	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ
	یہی لوگ تھے جنہیں ہم نے کتاب اور حکومت اور سربراہی عطا کی تھی۔۔۔۔۔، پھر اگر یہ لوگ اس کے انکاری ہو جائیں تو ہم نے ایک ایسی قوم کو نگران مقرر کر دیا ہے جو ان کے منکر نہیں ہیں۔
90	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ
	یہ وہ لوگ تھے جنہیں قوانین قدرت نے ہدایت دی سو تم ان کے طریقے پر چلو۔ کہہ دو میں تم سے اس پر کوئی بدلے کا مطالبہ نہیں کرتا یہ تو جہان والوں کے لیے ایک یاد دہانی ہے۔
91	وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوا أَنتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ
	اور انہوں نے قوانین الہیہ کو نظام کا پیمانہ نہ بنایا جیسے کہ اس کو پیمانہ بنانے کا حق ہے۔جب انہوں نے کہا کہ قدرت نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں پیش کی۔، ان سے پوچھو کہ پھر وہ کتاب جسے موسیٰؑ لایا تھا۔۔، جو تمام انسانوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی، جسے تم پارہ پارہ کرتے ہو، کچھ دکھاتے ہو اور بہت کچھ چھپا جاتے ہو، اور جس کے ذریعے سے تم کو وہ علم دیا گیا جو نہ تمہیں حاصل تھا اور نہ تمہارے پیشواؤں کو۔، آخر اُس کا پیش کرنے والا کون تھا۔۔؟ کہہ دو کہ وہی قدرت الہیہ۔۔۔۔۔! پھر اُنہیں انکی کج بحثی میں مشغول چھوڑ دو۔

92	وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ	
	اور یہ کتاب جسے ہم نے دائمی خوشحالی عطا کرنے والی بنا کر پیش کیا ہے۔، یہ اس کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے تھیں اور تاکہ تم بستیوں کے مرکزی شہر کے لوگوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو پیش آگاہ کرو۔۔اور جو لوگ امن قائم کرتے ہیں وہی لوگ انجام کار امن قائم کرنے والے ہیں۔اور وہی اپنے نظام کی حفاظت کرتے ہیں۔	
93	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ	
	اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو مملکت الہیہ پر بہتان باندھے یا یہ کہے کہ مجھے بھی احکامات دئے گئے ہیں۔۔، حالانکہ اس کو ہرگز کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے۔یا جو کہے کہ میں بھی ویسے ہی احکامات جاری کر سکتا ہوں جیسے کہ مملکت الہیہ نے جاری کئے ہیں۔ اور کاش تو دیکھے جس وقت ظالم ناکامیوں کی سختیوں میں ہوں گے اور نافذین احکامات اپنے ہاتھ بڑھائیں گے۔کہ اپنے لوگوں کو نکالو۔۔آج تمہیں ذلت آمیز سزا ملے گی بسبب اس کے کہ تم مملکت الہیہ پر ناحق باتیں کہتے تھے اور اس کے احکامات کے سامنے تکبر کرتے تھے۔	

مباحث:۔

اس آیت میں ایک شخص وحی الٰہی کو نازل کرنے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ (میں بھی ایسی چیز نازل سکتا ہوں جیسی کہ خدا نے پیش کی ہے۔ عمومی ترجمہ)

تمام مذاہب میں عمومی تصور کے مطابق وحی کا نزول صرف اس ہستی کا ہی خاصہ ہے جو تمام کائنات کی خالق ہے۔،
لیکن اس آیت کے مطابق وحی کا نزول کچھ ایسا ہے جس کو ایک جھوٹا شخص بھی کہہ رہا ہے کہ میں نازل کر سکتا ہوں۔ لیکن ہر مذہب کا پیروکار اس بات کو ماننے کے لئے راضی نہ ہوگا۔ اور ہر مذہب کا ماننے والا مانتا ہے کہ کسی شخص کی طاقت نہیں کہ وحی کو نازل کر سکے۔ پھر اس شخص کا دعویٰ ایک انتہائی فضول دعویٰ ہونے کے باوجود قرآن اس کی نفی میں کچھ نہیں کہہ رہا ہے۔
۔۔۔۔۔!!!۔۔کیا معنیٰ رکھتی ہے۔۔۔؟؟؟
اس کا صاف مطلب ہے کہ ہمارے تصور وحی میں بھی کچھ گڑبڑ ہے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ ۚ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ	94
یقیناً تم ہمارے پاس فرداً فرداً اسی طرح آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی دفعہ تخلیق کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا تھا وہ اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے ہو اور تمہارے ساتھ ان سفارش کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملے میں شریک ہیں ۔۔۔ یقیناً تمہارا آپس میں قطع تعلق ہو گیا ہے۔۔۔!۔۔اور جس پر تم زعم کرتے تھے وہ سب جاتا رہا۔	

یہ اس وقت کی یاددہانی کرائی جا رہی ہے جب کہ معاشرے کا بااثر طبقہ شروع میں کچھ بھی نہ تھا لیکن اس کو قدرت نے اپنی رحمت و نعمت سے کسی مقام تک پہنچایا۔۔۔۔۔۔۔اس کو پہلی تخلیق سے تعبیر کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ لیکن جیسے ہی اسے وہ مقام حاصل ہوا اس نے اپنے احکامات جاری کرنے شروع کر دئے اور احکامات الٰہی میں شرک کرنا شروع کر دیا۔

95	إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ	
	یقیناً قدرت نمودار کرنے والی ہے ہر بلند و ظاہر اور ڈھکی و چھپی کا۔۔ وہ نکالتا ہے حیات آفرینی کو ناکامی سے اور ناکامی کو کامیابی سے۔۔۔ یہ ہے قونین قدرت۔۔۔ پھر کدھر الٹے پھرائے جا رہے ہو۔	

مباحث:۔

فَالِقُ ۔۔مادہ۔۔ف ل ق ۔۔ معنی۔۔ا۔۔ کسی چیز کو پھاڑنا ۲۔۔۔ صبح کا نمودار ہونا۔ ۳۔۔مشکلات کے بعد حق کا ظاہر ہونا۔

الْحَبِّ ۔۔مادہ ح ب ب ۔۔ معنی۔۔ا۔۔سفیدی اور صفائی ۲۔۔بلند ہونا ظاہر و نمودار ہونا ۳۔۔ کسی چیز کا اپنی جگہ ٹھیرے رہنا ۴۔۔ کسی چیز کا خالص ہونا ۵۔۔ کسی چیز کا تھامے رہنا۔

وَالنَّوَىٰ ۔۔مادہ ن و ی ۔۔ معنی۔۔ا۔۔ کسی کا قصد کرنا۔۔ گٹھلی

96	فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ	
	قوانین قدرت صبح نو کا آغاز کرنے والی ہے اور اس نے ظالم معاشروں کو جامد قرار دیا ہے۔ اور "روشن ضابطہ (الشَّمْسَ)" اور "فلاحی ریاست (الْقَمَرَ)" کو پیمانہ حساب کے موازنہ کے لئے مقرر کیا ہے۔ یہ باعلم غالب کا پیمانہ ہے۔	

مباحث:۔

فَالِقُ ۔۔مادہ۔۔ف ل ق ۔۔ معنی۔۔ا۔۔ کسی چیز کو پھاڑنا۲۔۔۔ صبح کا نمودار ہونا۔۳۔۔مشکلات کے بعد حق کا ظاہر ہونا۔

الْإِصْبَاحِ ۔۔مادہ ص ب ح ۔۔ معنی۔۔بنیادی معنی سرخ رنگ کے ہیں۔ جس سے ماخوذ معنی میں ا۔دن کے شروع کا حصہ ۲۔۔مصباح۔چراغ کو کہتے ہیں کیونکہ اس کی بتی کی لو بھی سرخ ہوتی ہے

سَكَنًا ۔۔مادہ۔۔ س ک ن ۔۔ حرکت سے خالی۔ مسکین۔مسکنت۔محتاجی۔جامد۔

	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ	97
	اور اسی نے تمہارے لیے احکامات وحی مقرر کیں تاکہ ان کے ذریعے سے خوشحالی اور بحران میں ناانصافیوں کے معملے میں ہدایات حاصل کرو۔یقیناً ہم نے ان لوگوں کے لئے فیصلہ کن احکامات بیان کر دئے ہیں جو جانتے ہیں۔	

مباحث:۔
ویسے تو نجوم ستاروں کو کہا جاتا ہے لیکن قرآن نے نجوم کو کس سے تعبیر کیا ہے آیئے دیکھتے ہیں۔ سورہ الواقعہ میں ارشاد ہے۔۔،

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿﴾ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿﴾ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿﴾۔

(پس میں نجوم کے واقع ہونے کی گواہی پیش کرتا ہوں (75) اور بے شک اگر سمجھو تو یہ بڑی گواہی ہے (76) بے شک یہ مکرم قرآن ہے (77) ایک قانون تمکن کے معاملے میں (78) جس سے صرف مطہر لوگ (ذہن) ہی استفادہ کرتے ہیں (79) ربوبیت عالمینی کی طرف سے پیش کیا ہوا۔ (80)

دیکھئے آیت نمبر ۷۵ میں جن نجوم کے واقع ہونے کی گواہی دی جا رہی ہے اس کو قرآن نے خود ہی بتا دیا کہ یہ قرآن کریم ہے۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ قرآن کا موضوع تمکن فی الارض ہے۔

اسی لئے سورہ الانعام کی مذکورہ بالا آیت میں نجم کا ترجمہ احکامات وحی کیا گیا ہے

98 وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ

اور وہی ہے جس نے ایک ہی ضابطہ سے تم کو پروان چڑھایا اس لئے ثابت قدم لوگ بھی ہیں اور عارضی استفادہ کرنے والے بھی۔ یقیناً ہم احکامات کو اُن لوگوں کے لیے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں فیصلہ کن بنا چکے۔

99 وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ انظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

اور وہی ہے جس نے بلند اقدار سے قوانین قدرت کو پیش کیا، پھر اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی اقوام پیدا کی، پھر اس سے خوشحالیاں نکالیں، کہ ہم اس سے اوپر تلے محبت نکالتے ہیں۔،اور بلند پایہ نزدیکی خوشحالیاں جو غنی کردیں۔،

اور ریاستین اونچی ناک والے (متکبر) اور موقف کے بدلنے والے اور ثابت قدم لوگوں کی جو ملتی جلتی بھی ہیں اور متفرق بھی ہیں۔۔،

اور پھر اُن کے پھل (نتائج) کی طرف دیکھو اور جب وہ پھل پکتا ہے یعنی نتیجہ متشکل ہوتا ہے اور ان نتائج کی طرف غور سے دیکھو، یقیناً ان میں دلائل ہیں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو امن قائم کرتے ہیں۔

مباحث:۔

اس آیت میں وحی الہی کو پانی سے تشبیھ دے کر وحی الہی کو واضح کیا گیا ہے کہ جیسے پانی کے ذریعے ہریالی اگتی ہے اور اس کے ذریعے مختلف انواع واقسام کے نباتات اور پھل اور باغات اگتے ہیں اسی طرح سے وحی الہی کے احکامات کے ذریعے معاشرے کی خوشحالی وجود میں آتی ہے۔

اس کے برعکس جو متکبر لوگوں کی ریاست قائم ہوتی ہے تو اس کے نتائج سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کون سی ریاست نتائج کے لحاظ سے بہتر ہے۔

100 وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ ۖ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ

اور لوگوں نے قوت باطلہ شیاطین (مخالفین مملکت) کو مملکت الہیہ کے احکامات میں شریک قرار دے رکھا ہے حالانکہ ان لوگوں کو مملکت الہیہ نے ہی یہ مقام عطا کیا ہے۔،اور ان لوگوں نے بغیر کسی سند کے مملکت کے لئے ابناء قوم اور کمزور افراد گھڑ لئے ہیں۔۔۔، انتہائی جد وجہد اسی کے لئے ہے اور وہ برتر ہے ان باتوں سے جو یہ تصنیف کرتے ہیں۔

101 بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ ۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

جبکہ مملکت توبلندوزیریں کوخود ممیز کرنے والی ہے تواس کے لئے جانشین کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ اس کے لئے کوئی جماعت اس کی ہم مصاحب ومتوازن ہی ممکن نہیں ہے۔ اس نے توہر چیز کواخلاقیات عطا کئے ہیں اوروہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

مباحث:۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا اور کہتے ہیں کہ رحمان نے بیٹا بنالیا ہے۔(سورہ مریم۔آیت نمبر۸۸)

اس آیت کا یہ مطلب قطعاً یہ نہیں ہے کہ خدا نے اپنی جنس سے یا مخلوقات میں سے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے۔
اسی دیکھئے پچھلی آیات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ متقین کو بطور مہمان رحمان کے سامنے پیش کیا جائے گا جبکہ مجرموں کو جہنم کی طرف ہانک دیا جائے گا، اور اس میں کوئی رعایت روا نہیں رکھی جائے گی۔اور نہ ہی کسی کی سفارش چلے گی۔ لیکن مجرموں نے ایک بہانہ یہ گھڑ لیا کہ رحمان نے ایک ہستی کو یہ اختیارات ایسے دے دئے ہیں جیسے کوئی اپنے بیٹے کو ودیت کرتا ہے۔ جسکو سفارش کا بھی اختیار ہوگا۔اور وہ مجرموں کو بچالے گا۔
آیت نمبر ۸۹ میں یہ کہنے کے بعد کہ سخت بیہودہ بات ہے جو تم لوگ گھڑ لائے ہو آیت نمبر ۹۰ میں ارشاد ہے کہ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں۔
یعنی یہ کہنے سے کہ خدا نے ایک بیٹا تجویز کیا ہے آسمان و زمین اور پہاڑ سب ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟ہم دیکھتے ہیں کہ یہ عقیدہ تو دو ہزار سال سے ۳۵ فیصد آبادی کا ہے۔ لیکن پہاڑ تو دور کی بات ایک چھوٹا سا ٹیلہ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا مطلب ہے کہ یہ تمام الفاظ تمثیلاً استعمال ہوئے ہیں۔

وَمَا يَنبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا (اور رحمان کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو گدی نشین بیٹا تجویز کرے۔) بلکہ

إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ان میں سے ایسا کوئی نہیں جو رحمان کا بندہ بن کر نہ آئے۔

صَاحِبَةٌ ۔۔مادہ ص ح ب ۔۔ معنی ۔۔ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ لگے رہنا۔تاج اور محیط کے حوالے سے علامہ پرویز نے لغات القرآن میں لکھا ہے "الصاحب کسی کے ساتھ مسلسل رہنے والا۔ اس چیز کا مالک۔وہ شخص جو اس میں تصرف کا مالک ہو۔

یہ ہے مملکت الٰہیہ جو تمہارا نظام ربوبیت ہے۔ ! اس کے سوا کوئی فرمانبرداری کے لائق نہیں، ہر چیز کے ضابطے کا بنانے والا ہے، تو تم اس کی ہی اطاعت گزاری و فرمانبرداری کرو کیونکہ وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔

103 لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

تمام تر عقل و خرد اس کا احاطہ نہیں کرتی جبکہ مملکت الٰہیہ تمام تر بصائر کا احاطہ کرتی ہے۔ کیونکہ وہ با خبر باریک بین ہے۔

مباحث:۔

اس سے پہلے بھی کئی مقامات پر یہ واضح کیا ہے کہ جہاں جہاں اللہ کی صفات کا بیان ہے اصلاً مملکت الٰہیہ کو ایسی ہی صفات سے مزین ہونا چاہئے۔ مملکت الٰہیہ کے آئین و قانون کو ایسا ہونا چاہئے کہ وہ مملکت کے تمام تر معاملات کا احاطہ کرتا ہو۔ اس کو ہر معاملے کی خبر ہو اور اس کی نگاہ ہر چھوٹی اور بڑی چیز پر محیط ہو۔

اسی وجہ سے اسلامی مملکت کا خاکہ آج تک ہماری نظروں سے اوجھل رہا ہے۔ اسلامی مملکت کا ڈھنڈورا تو بہت پیٹا جاتا ہے لیکن کسی بھی بڑے سے بڑے علامہ سے پوچھ لیجئے آپ کو کوئی اسلامی نظام یا اسلامی مملکت کا خاکہ نہیں بتا سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ قرآن نے اسلامی نظام اور مملکت الٰہیہ کا جو خاکہ الٰہی صفات کے ذریعے دیا ہے اس کو ہم نے آسمانوں میں گم ایک بے خبر اللہ کی طرف منتقل کر دیا اور یوں مملکت الٰہیہ کی ذمہ داریوں سے پاک ہو گئے۔

104 قَدْ جَاءَكُم بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ

تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آچکیں۔۔ تو جو عقل کا بینا ہے تو اپنے بھلے کو اور جو اندھا ہوا تو اپنے برُے کو، اور میں تم پر نگہبان نہیں۔

105 وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

	اور ہم اسی لئے دلائل طرح طرح سے بیان کرتے اور اس لیے بھی کہ وہ لوگ بول اٹھیں کہ تم توپڑھے ہوئے (تعلیم یافتہ) ہو۔اور اس لیے بھی کہ اسے علم والوں پر واضح کردیں۔	
106	اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ	
	تم اسی کی تابعداری کروجو تمہارے مربی کی طرف سے تمہاری طرف وحی کی گئی ہے۔ نہیں ہے کوئی حکمرانی وتابعداری کے لائق سوائے اس کے۔۔اور مشرکوں سے اعراض کرو۔	
107	وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ	
	اور اگر قدرت کے قانون مشیت میں ہوتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تم کوان پر نگہبان نہیں بنایا اور نہ ہی تم کوان کا ذمہ دار بنایا ہے۔	
108	وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	
	اور ان کو باعث سبب مت ٹھیراؤ جن کی یہ مملکتالہیہ کو چھوڑ کر دعوت دیتے ہیں۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ قوانین الہیہ کو لاعلمی میں دشمنی کا سبب بنالیں۔ ہم نے اسی طرح ہر امت کے لئے ان کا عمل پسندیدہ بنا رہنے دیا ہے۔ پھر انکو نظام ربوبیت ہی کا سامنا کرنا ہے سو وہ ان کو بتلادے گا جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے۔	
109	وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ	

	وران لوگوں نے بڑے وثوق سے مملکت الہیہ کو گواہ بنا کر کہا کہ اگران کے پاس کوئی حکم آئے گا تو وہ اس کے ساتھ لازماً امن قائم کریں گے۔، آپ کہہ دیجئے کہ احکامات تو صرف مملکت الہیہ ہی کی دائرہ اختیار میں ہے۔ اور تم کو اس کی کیا خبر کہ اگر احکامات آبھی جائیں تو یہ اس وقت بھی امن قائم نہ کریں۔۔۔۔؟	
110	وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ	
	اور ہم بھی ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیرے رہنے دیں گے جیسا کہ یہ لوگ اس کے ذریعے پہلی مرتبہ بھی امن قائم کرنے والے نہ تھے۔اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں اندھا بنا رہنے دیں گے۔	
111	وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ	
	اگر ہم نافذین احکامات بھی ان کی طرف بھیجتے اور ناکام افراد واقوام بھی ان کو سمجھاتے اور دنیا بھر کی تمام چیزیں بھی ان کے سامنے جمع کر دیتے تب بھی یہ امن قائم کرنے والے نہ تھے، الا یہ کہ کوئی امملکت الہیہ کے قانوں مشیت میں ہو۔، مگر ان لوگوں کی اکثریت جاہل ہے۔	
112	وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ	

	اوراسی طرح ہم نے قوت باطلہ کے مانوس اور چھپے ہوئے عناصر کو ہر سربراہ کا دشمن پایا۔جوایک دوسرے کواپنی باتوں پر قوانین قدرت کا ملمع کرکے فریب دینے کے لیے بتاتے ہیں۔اگرنظام ربوبیت کے قانون مشیت میں ہوتا تو وہ یہ کام نہ کرتے۔اس لئے تم ان لوگوں کو بمع انکی اس جھوٹی تعلیم کے ساتھ جو یہ گھڑتے ہیں علٰحدہ کردو۔	
113	وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ	
	اورتاکہ اس کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہوں جو مکافات عمل کے ساتھ امن پسند نہیں اورتاکہ وہ اسی کو پسند کریں اور وہی کام کرتے رہیں جو وہ کر رہے ہیں۔	
114	أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ	
	توکیا قوانین قدرت کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی تو ہے جس نے تمہاری طرف ایکایسی کتاب کو جو فیصلہ کن ہے پیش کی۔اور وہ لوگ کہ جنکو ہم نے قوانین قدرت دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے حقوق کی کتاب کو پیش کیا گیا ہے۔تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔	
115	وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ	
	اور تیرے نظام ربوبیت کے احکامات نے سچ اور انصاف کو مکمل کیا۔اس کے احکامات کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ علم کی بنیاد پر سننے والا ہے۔	
116	وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ	

	اور اگر تم نے عوام کے معاملے میں لوگوں کی اکثریت کی اطاعت کی تو وہ تم کو قوانین الٰہیہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔ وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔	
117	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ	
	یقیناً تمہارا نظام ربوبیت خوب جانتا ہے کہ کون اُس کے راستے سے ہٹا ہوا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے۔	
118	فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ	
	اگر کہ تم احکامات الٰہی کے ذریعے امن قائم کرنے والے ہو تو وہی حاصل کرو جو مملکت الٰہیہ کے قوانین کو یاد رکھتے ہوئے ہو۔	
119	وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ	
	اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ان فوائد سے حاصل نہیں کرتے ہو جو مملکت الٰہیہ کے احکامات کے مطابق ہیں۔ حالانکہ اس نے جو حرام کیا ہے انہیں فیصلہ کن بیان کر دیا ہے۔ البتہ اگر تم مجبور ہو جاؤ تو اور بات ہے۔ اور بہت سے لوگ علم نہ ہوتے ہوئے بھی اپنی خواہشات کی بنیاد پر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور تمہارا پروردگار ان زیادتی کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔	
120	وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ	

	اور تم بے اعتدالیوں کی ڈھکی اور چھپی تمام برائیوں کو چھوڑ دو۔بے شک جو لوگ زیادتی کرتے ہیں وہ لازماًاپنے کیے کی سزا پائیں گے۔
121	وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ
	تم ان سے فوائد مت حاصل کرو جو مملکت الہیہ کے احکامات کے مطابق نہیں حاصل کی گئی ہے۔۔۔۔۔۔بے شک یہ قانون شکنی ہے۔ اور درحقیقت قوت باطلہ اپنے پیروکاروں کو اس لئے سکھاتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔۔۔اور اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو تم بھی مشرک ہوجاؤ گے۔
122	أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
	بھلا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے حیات آفرینی عطا کی اور ہم نے اسے احکامات الہی کی روشنی دی کہ وہ اس کے ذریعے انسانوں میں چلتا ہے۔کیا وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جو بے اعتدالی اور زیادتی کی روش میں پڑا ہو اور وہاں سے نکل نہیں سکتا۔اسی طرح کافروں کی نظر میں ان کے کام مزین رہنے دئے گئے ہیں۔
	مباحث:۔ دیکھ لیجئے اس آیت میں مردہ کسکو کہا گیا ہے۔یہ مردہ کوئی جسمانی مردہ نہیں ہے کیونکہ اس کو احکامات الہی کی حیات آفرینی کے ساتھ زندہ کیا گیا ہے اور وہ ان قوانین قدرت کو لے کر انسانوں کے درمیان چلتا ہے۔یعنی یہ جسمانی لحاظ سے کبھی بھی مردہ نہ تھا بلکہ نظریاتی اور اخلاقی لحاظ سے مردہ تھا جسے قوانین قدرت یعنی وحی الہی کے ذریعے زندہ کیا گیا۔

123 وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ موجود پائے تاکہ وہ اس میں مکّاری کریں۔۔۔ لیکن وہ چال فریب صرف اپنے لوگوں کے ہی خلاف کرتے ہیں۔۔!
لیکن ان کو اس کا احساس نہیں ہے۔

مباحث:۔

اس آیت کا ترجمہ جناب طاہر القادری کا نہایت مناسب و معقول ہے۔انہوں نے أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا کا ترجمہ "وڈیروں (اور رئیسوں) کو وہاں کے جرائم کا سرغنہ بنایا" کیا ہے جو پاکستان کے حسب حال ہے۔

124 وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۘ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ

اور جب ان کے پاس کوئی حکم آتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک امن قائم نہیں کریں گے جب تک کہ ہمیں بھی اسی طرح سے وہ چیز نہ دی جائے جیسی کہ مملکت کے پیامبروں کو دی گئی ہے جب کہ مملکت الٰہیہ بہتر جانتی ہے کہ اپنی رسالت کو کس حیثیت سے پہنچائے ۔ اور عنقریب مجرمین کو ان کے مکاریوں کی پاداش میں مملکت الٰہیہ کے یہاں سے ذلّت اور شدید ترین عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔

125 فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

	پس جو شخص ارادہ کرتا ہے تو قدرت الہیہ اس کے ذہن کو سلامتی کے لئے کشادہ کر دیتی ہے اور جو شخص گمراہی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے سینے کو ایسی تنگی اور دشواری سے دوچار پاتی ہے جیسے وہ بلندیوں کے بارے میں مشقت میں پڑ گیا ہو۔اسی وجہ سے قوانین قدرت ان لوگوں پر جو امن قائم نہیں کرتے محکومی کی ذلت کو مسلط کر دیتی ہے۔	
	مباحث:۔ یاد رکھئے کسی قوم پر کسی دوسری قوم کی حاکمیت سب سے بڑی ذلت ہے۔جس طرح فرعون کی حاکمیت قوم موسی کے لئے باعث ذلت تھی۔	
	وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ	126
	اور یہی تمہاری ربوبیت کا مستقیم راستہ ہے۔اور جو لوگ یاد دہانی کرانے والے ہیں ان کے لیے ہم نے اپنے احکامات فیصلہ کن بیان کر دئے ہیں۔	
	مباحث:۔ پہلے بھی کئی مقامات پر یہ واضح کر چکے ہیں کہ ذکر کے معنی نہ صرف یاد رکھنا بلکہ عمل پیرا ہونا اور پھر دوسروں کو یاد دہانی کرانا ہوتے ہیں۔	
	لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	127
	ان لوگوں کے لئے ان کے نظام ربوبیت کے نزدیک سلامتی کا ٹھکانہ ہے اور وہ ان کے اعمال کی بنا پر ان کا سرپرست ہے۔	
	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُم مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ	128

اور جب وہ ان سب کو جمع کر کے کہتا ہے "ائے جنوں کی جماعت تم نے انسانوں میں سے بہت سے اپنے تابع کر لئے تھے۔۔۔!۔؟

تو انسانوں میں سے جنوں کے سرپرست نے جواب میں کہا "اے ہمارے مربی ہم میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا۔یہاں تک کہ ہم اس انجام کو آپہنچے جو تو نے ہمارے واسطے مقرر کیا تھا۔"

کہا "تم سب کا انجام آپس کی دشمنی ہے۔تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔۔۔سوائے اگر قانون مشیت میں ہو۔۔ بے شک تیرا نظام ربوبیت بربنائے علم حکمت پر مبنی ہے۔

مباحث:۔

اس مقام سے پہلے بھی بارہا مقامات پر یہ واضح ہو چکا ہے کہ جنات کوئی انسانوں سے علحدہ مخلوق نہیں ہے۔بلکہ یہ انسانوں کی وہ قسم ہے جو چھپ کر رہتی ہے۔اس میں شیطان صفت لوگ بھی ہیں جو چھپ کر وار کرتے ہیں۔اور زیر زمین رہ کر تخریب کاری کرتے ہیں۔یاد رکھئے زیر زمین چھپ کر وار کرنے والے ہمیشہ تخریب کار ہوتے ہیں۔اور پوشیدگی سے بعض انسانوں سے دوستی بھی کر لیتے ہیں۔اور ان کو سرپرست بھی بنا لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔غور کیجئے کہ

اگر تو یہ غیر مرئی مخلوق ہوتے تو انسانوں کی سرپرستی کیوں قبول کرتے؟۔اور ایک دوسرے سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ایک غیر مرئی مخلوق تو سرپرست بن سکتی ہے وہ انسان کو کس طرح اپنا سرپرست بنا سکتی ہے۔

انسان تو اس وقت ہی تابع ہو سکتا ہے جب کہ اس میں جنات سے زیادہ طاقت و قوت ہو۔جب کہ یہاں صورت حال اس کے برعکس ہے۔مذہبی نظریے کے مطابق تو جنات میں ایسی ایسی مافوق الفطرت صلاحیتیں موجود ہیں کہ انسانوں کے بڑے سے بڑے طرم خان بھی ان کے سامنے پانی بھرتے نظر آئیں۔

129 وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

اور اسی وجہ سے ہم ظالموں کو ان کے اعمال کے سبب ایک دوسرے کا ساتھی بنا رہنے دیتے ہیں۔

130	يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ
	اۓ معاشرے کے ظاہری اور پوشیدہ لوگوں۔۔۔۔۔۔کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغام بر نہیں آئے تھے جو تمہیں میرے احکامات سناتے تھے اور وہ اس دن کی ملاقات سے تمہیں پیش آگاہ کرتے تھے۔؟؟۔۔۔۔۔تو انہوں نے کہا "ہم اپنے لوگوں پر گواہ ہیں کہ انکو مفاد عاجلہ کی زندگانی نے دھوکہ میں ڈالے رکھا"۔۔۔۔۔۔اور مزید یہ بھی گواہی دی "کہ وہ لوگ ہی کافر تھے۔"

مباحث:۔

بالکل اسی موضوع کو سورہ الزمر کی آیت نمبر ۷۱ میں بیان کیا ہے۔۔۔ملاحظہ فرمایئے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ

(اور کافر لوگ دوزخ کی طرف گروہ در گروہ ہانکے گئے یہاں تک کہ جب اسکے پاس آئے تو اس کے دروازے کھول دیے گئے اور ان سے اس کے داروغہ نے کہا "کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور آج کے دن کے پیش آنے سے تمہیں ڈراتے تھے" کہیں گے ہاں لیکن عذاب کا حکم ان کافروں پر بر حق ہو چکا تھا)

131	ذَٰلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ
	یہ اس وجہ سے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ تیرا انظام ربوبیت بستیوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے بے خبری میں ہلاک کرے۔

132	وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ	
	اور ہر ایک کے لیے ان کے عمل کے لحاظ سے درجات ہیں اور تیرا نظام ربوبیت ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔	
133	وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِن بَعْدِكُم مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ	
	اور تیرا نظام ربوبیت بے نیاز رحمت والا ہے اگر اس کے قانون مشیت میں ہو تم کو ہٹا دے اور تمہارے بعد کسی دوسری قوم کو جو قانون مشیت پر پوری اترتی ہو اسی طرح استخلاف عطا کرے جس طرح تمہیں ایک دوسری قوم کے پیروکاروں سے آباد کیا۔	
134	إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ	
	جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ لازماً آکر رہے گی اور تم ہرگز عاجز کرنے والے نہیں۔	
135	قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ	
	کہہ دو اے میری قوم کے لوگو تم بھی اپنی جگہ پر کام کرتے رہو اور میں بھی اپنی جگہ پر عمل کرنے والا ہوں۔ جلد ہی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ آخر کار بہتر نتیجہ کس کے لیے ہے۔۔۔ بے شک وہ نظام ربوبیت ایسا ہے کہ ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوا کرتے۔	

مباحث:۔
دیکھئے اس آیت میں سورہ کے مضامین کو کوزے میں بند کردیا گیا ہے۔۔
تمام تر پند ونصائح کے بعد چیلنج کیا گیا ہے
اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ (تم بھی اپنی جگہ پر کام کرتے رہو اور میں بھی اپنی جگہ پر عمل کرنے والا ہوں۔ جلد ہی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کا انجام نتیجے کے لحاظ سے اچھا ہے۔)
اس آیت میں ایک زندہ موجود ظالم معاشرے کو چیلنج ہے کہ اگر تم اپنی ظالمانہ روش پر عمل پیرا ر ہوگے تو ہم تو اپنے اصولوں کی بنیاد پر عمل پیرا ہونے والے لوگ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ نتیجتاً جلد ہی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ نتیجتاً کون کامیاب ہوگا۔۔۔۔۔۔۔!!
ذرا سوچئے کہ۔۔۔ کیا اربوں سال کے بعد کی کوئی زندگی کی بات ہو رہی ہے یا یہ کہ یہ ان ظالموں کی اسی دنیا کی زندگی میں ہی آئیگی۔۔۔۔۔۔؟
اگر تو یہ پیش آگاہی کے مخاطب کسی بھی دور کے لوگ ہیں تو یہ آخرت کا گھر اسی دنیا کا ہے اور ہر زمانے میں ہوگا اور ان لوگوں کو ملے گا جو قوانین قدرت کے مطابق اصلاحی عمل کرتے ہیں اور ظالموں کو اسی دنیا میں جہنم رسید کیا جائے گا۔
یہ ہو نہیں سکتا کہ کہا تو یہ جائے کہ جلد ہی معلوم ہو جائے گا لیکن دھمکی کو حقیقت بننے میں کروڑوں سال لگیں۔

136	وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
	اور لوگوں نے نشوء ونماء دی ہوئی تعلیم یافتہ قوم اور غیر مہذب لوگوں کے حصے مقرر کردئے اور اپنے خیال کے مطابق کہا کہ یہ مملکت کا حصہ ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے سو جو حصہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو مملکت الھیہ کی طرف جاتا ہی نہیں اور جو مملکت کے لئے ہے وہ بھی ان کے شریکوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ برا حکم ہے جو یہ صادر کرتے ہیں۔

137 وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا
يَفْتَرُونَ

اوراسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے ان کے شریکوں نے ان کے قوم کے سپوتوں کا قتل مزین کر دکھایا ہے تاکہ انہیں برباد کردیں اوران کا ضابطہ حیات اُن پر مشکوک کردیں اوراگر مملکت الہیہ کے قانون مشیت میں ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔۔۔اس لئے تم انہیں اوران کے جھوٹ کو جو وہ گھڑ رہے ہیں چھوڑ دو۔

مباحث:۔

قتل اولاد۔۔۔۔۔۔!!

کیا قتل اولاد بچوں کی گردن کا تن سے جدا کرنا قتل ہے۔۔۔؟ یا قوم کے سپوتوں کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھنا اور نظام ربوبیت میں ان کے حقوق کا مارنا قتل اولاد ہے۔۔؟تاکہ وہ تعلیم کے زیور سے محروم رکھے جائیں۔اور جہالت کی عمیق گہرائی میں پڑے رہیں اور ایک دوسرے کے حقوق کی چھینا جھپٹی میں لگے رہیں۔

دیکھئے اس آیت سے واضح ہوگیا کہ قوم کے سپوتوں کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھنا ہی اولاد کا قتل ہے۔

138 وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا
افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

اور انہوں نے اپنے ہی زعم میں یہ کہا کہ یہ تو لا علم جنگلی اور ایک علہدہ قوم ہیں۔۔،ہمارے علاوہ ان سے کوئی اور فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

اور کچھ لا علم لوگ وہ بھی ہیں جن کا غلبہ ممنوع کیا گیا ہے۔۔۔اور کچھ لا علم لوگ ایسے بھی ہیں جنکو جھوٹ گھڑتے ہوئے مملکت کے قوانین کی یاددہانی نہیں کرائی گئی۔۔۔۔یقیناًان کو ان کے جھوٹ گھڑنے کی سزا ملے گی

مباحث:۔

قرآن کا موضوع جانوروں کے متعلق تعلیم دینا یا جانوروں کے متعلق لوگوں کے عقائد درست کرنا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذرا سوچیئے کہ خالق کائنات کیا اس بات پر ناراض ہو جائیگا کہ کوئی شخص اس کے نام کی بلی کیوں نہیں دے رہا۔۔۔اگر کوئی اس کے نام کی قربانی دے دے تو وہ خوش اور اگر وہی شخص اس قربانی کو کسی ولی یا صوفی سے منصوب کردے تو خدا اتنا غضبناک ہو جاتا ہے کہ ساری دنیا کو اتھل پتھل کرنا چاہتا ہے۔

کیا یہ اس قدیم رسم کو جاری رکھنے کی کوشش تو نہیں۔۔۔۔؟ جب لوگ خالق کے نام پر حسین لڑکیوں کی قربانی دیتے تھے۔۔آج حسین لڑکیوں کی جگہ تندرست جانوروں نے لے لی ہے۔جو خدا کے نام پر قربان کئے جاتے ہیں۔۔۔۔!!!

139 وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

اور انہوں نے کہا جو کچھ ان جنگلی لوگوں کے بیچ میں ہے وہ صرف ہمارے مرد میداں افراد کے لئے ہے۔اور ہمارے کمزور افراد کو ان کا حصول منع ہے لیکن اگر مرد میداں ناکام ہوں تو کمزور افراد بھی اس کے معاملے میں شریک ہو جاتے ہیں۔۔۔جلد ہی مملکت الہیہ انہیں ان باتوں کا بدلہ دے گی۔بے شک وہ بر بنائے علم حکمت والی ہے۔

140 قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

یقیناً وہ لوگ خسارے میں پڑ چکے جنہوں نے اپنی قوم کے سپوتوں کو بے وقوفی میں لاعلمی کی بنا پر تعلیم و تربیت سے محروم رکھا اور مملکت الہیہ پر بہتان باندھ کر اس تعلیم کو حرام قرار دیا جو مملکت نے عطا کیا تھا۔۔۔بے شک وہ گمراہ ہو چکے۔۔۔اور وہ ہدایت یافتہ ہونے والے نہیں۔

مباحث:۔

اس مقام سے یہ بات بڑی وضاحت سے سامنے آجاتی ہے کہ قوم کے سپوتوں کو تعلیم وتربیت سے بے بہرہ رکھنااور انکو جانوروں کی سی زندگی گزارنے پر مجبور کرنانہ صرف قتل اولاد کے زمرے میں آتا ہے بلکہ بہت بڑا جرم ہے۔

تمام ترقی پزیر ممالک کا یہی حال ہے۔اولا تو تعلیم و تربیت پر حکومت خرچ نہیں کرتی ہے اور ایسے غیر تربیت یافتہ لاعلم لوگوں کو حکومتی سہولیات سے بھی محروم کردیتی ہے اور پھر الزام بھی انہی کو دیتی ہے کہ مملکت انہی لوگوں کی وجہ سے ناکام ہورہی ہے۔

141 وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

قدرت نے کہیں کم اور کہیں زیادہ ترقی یافتہ اقوام کو پایا۔۔۔۔اور مختلف نتائج مرتب کرتے ہوئے سچی خیر خواہی اور قومی پیداوار کو پایا۔۔۔۔۔۔

اور زیتون (جو موقف سے پھسلادے) اور رومان (جو ثابت قدمی عطا کرے) کے ذریعے ملتے جلتے اور مختلف نتائج کی حامل خوشحالیاں دیکھیں۔

سو حاصل کرو ان کے نتائج سے جب انکے نتائج متشکل ہوں۔اور اس کا حق ادا کرو جب ان کے نتائج سامنے آئیں۔

اور حد سے نہ گزرنا کیونکہ مملکت حدود شکن کو پسند نہیں کرتی ہے۔

142 وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

ذمہ داری اٹھانے والے غیر تربیت یافتہ لوگ اور ان کے تحت کام کرنے والے لوگوں کو پایا۔

مملکت الہیہ کی عطا کردہ ضروریات زندگی سے استفادہ کرو۔اور باطل قوت کے نقش قدم پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

143	ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ	
	ساتھیوں کے قیمتی لوگ خواہ نرم خو ہوں یا سخت خو۔ پوچھو کیا ان کے مرد میداں نے پابند کیا ہے۔، یا کمزور افراد نے پابندیاں لگائیں۔۔؟ یا ان لوگوں نے پابندیاں لگائیں جن کو ان دونوں کے کمزور افراد نے بربنائے ہمدردی اونچا مقام دیا ہے۔۔۔؟ اگر تم سچے ہو تو مجھے علم کی بنیاد پر بتلاؤ۔	
	مباحث:۔ دیکھئے تمام کی تمام بحث علم کی بنیاد پر ہو رہی ہے۔اسی لئے کہا گیا" اگر تم سچے ہو تو مجھے علم کی بنیاد پر بتلاؤ۔" کیا جانوروں کے متعلق اس طرح کا سوال ہو سکتا ہے یا یہ ایک معاشرے سے متعلق سوال کیا گیا ہے جبکہ ایک ظالم معاشرہ تمام مراعات اپنے لوگوں کے لئے مخصوص کر لیتا ہے۔اور قوم کے سپوتوں کو کمزور لا علم اور غیر تربیت یافتہ چھوڑ دیتا ہے۔ جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے کون سا علم چاہئے کہ کہا گیا نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (اگر تم سچے ہو تو مجھے علم کی بنیاد پر بتلاؤ۔)	
144	وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ	

اور خود ساختہ تعریف کردہ پارسا لوگوں میں سے یا غیر الہی تعلیمات پر عامل لوگوں میں سے۔۔۔
کس کو پابند کیا ہے۔۔۔؟
پوچھو کیا ان کے مرد میدان کو پابند کیا ہے یا کہ ان کے کمزور افراد کو۔۔ یا کہ وہ جنکو ان دونوں کے کمزور افراد کی رحم دلی کے ذریعے مصنوئی عزت عطا کی گئی ہو۔۔۔۔ پابند کئے گئے ہیں؟۔
کیا تم گواہ ہو کہ احکامات الہیہ نے اس طرح کا حکم دیا تھا۔

مباحث:۔

الْإِبِلِ ۔۔مادہ ابل ۔۔ معنی۔۔ خود ساختہ تعریف۔ اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔

145 قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

کہہ دو کہ میں اس وحی میں جو میری طرف بھیجی گئی ہے بھی ضروریات زندگی میں سے کسی حاصل کرنے والے کے لئے ممنوع نہیں پاتا جو اسے حاصل کرتا ہے سوائے یہ کہ وہ مردہ (بے مقصد زندگی) ہو یا دوسرو کی خون پسینے کی کمائی کو اڑانا ہو۔، یا خود غرض لوگوں سے تعلقات ہوں کیونکہ یہ گندگی کی کمائی ہے یعنی یہ قانون شکنی ہے کہ مملکت الہیہ کے علاوہ کسی کی حمایت میں آواز بلند کی جائے۔ البتہ جو نہ تو بغاوت کرنے والا اور نہ ہی حد سے گزرنے والا بے حال ہو تو تیرا نظام ربوبیت بخشنے والا مہربان ہے۔

146 وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ

	ان پر جو یہودی ہونے کے دعویدار ہوئے ہم نے کامیابیوں کو منوع پایا۔۔اور غیر الٰہی تعلیمات اور مال ومتاع کی وجہ سے ہم نے ان کو فوائد سے بھی محروم پایا۔ سوائے اس کے کہ جس کی ذمہ داری انکے پچھلوں نے اٹھائی ہو۔۔یا جو پس انداز ہو یا جو ڈھانچے سے منسلک ہو۔ یہ سب ان کی بغاوت کی سزا تھی جو ہم نے دی۔اور بے شک ہم سچ کر دکھانے والے ہیں۔	
مباحث:۔ دیکھئے غمومی تراجم (جو بے مقصد مذہبی دیو مالائی یہودی روایات پر مبنی کھانے پینے کی چیزوں کی لسٹ کا چربہ ہے) میں بھی اس کو بوجہ بغاوت بطور سزا بیان کیا ہے۔اس لئے یاد رکھئے کہ کھانے پینے کی کچھ اشیاء کو حرام اور کچھ کو حلال قرار دینا اصلاً سزا ہے۔ ملاحظہ فرمائے غمومی تراجم۔۔۔۔ یہ ہم نے ان کو ان کی بغاوت اور سرکشی کی سزا دی ہے اور ہم بالکل سچّے ہیں (علامہ جوادی) ہم نے ان کو بغاوت و سرکشی کی سزا دی تھی (محمد حسین نجفی) البقر کو سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۶۷ تا ۷۱ میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔		
147	فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ	
	پھر بھی اگر تم کو جھٹلائیں تو کہہ دو کہ تمہارا انظام ربوبیت بہت وسیع رحمت والا ہے اور مجرم لوگوں سے اس کا عذاب نہیں ٹالا جائے گا۔	
148	سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ	

	بے شک مشرک لوگ کہیں گے اگر مملکت الہیہ کے قانون مشیت میں ہوتا تو نہ ہم اور نہ ہمارے پیشوا شرک کرتے اور نہ ہی ہم کسی چیز کو ممنوع قرار دیتے۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا یہاں تک کہ انہوں نے ہماری سزا کا مزا چکھا۔۔۔۔، کہہ دو تمہارے پاس کوئی علم سے ہے تو اسے ہمارے سامنے لاؤ۔ تم تو صرف اٹکل پچو ظنی باتوں کی اتباع کرتے ہو اور صرف تخمینہ ہی لگاتے ہو۔
149	قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ
	کہہ دو کہ دلیلِ محکم تو قوانین قدرت ہی کی ہے۔۔، پس اگر اس کے قانون مشیت میں ہو تو تم سب کو ہدایت یافتہ بنا دے۔
	Q1W
150	قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ
	ان سے کہہ دو اپنے گواہوں کو بلاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ قدرت الہیہ نے ان چیزوں کو ممنوع کیا ہے۔۔ پھر بھی اگر وہ ایسی گواہی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا۔ اور ایسے لوگوں کی خواہشات کی اتباع نہ کرنا جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔۔، اور جو مکافات عمل کے ظہور کے وقت امن کو قائم کرنے والے نہیں ہیں۔۔، اور نظام ربوبیت کے سامنے کھڑے ہوتے اور اسکی برابری کرتے ہیں۔

151	قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ	
	کہو کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں جو تمہارے رب نے تم پر پابندی لگائی ہے۔۔۔۔ کہ تم اپنے نظام ربوبیت کے ساتھ کچھ بھی شرک کرو، اور یہ کہ… ا۔۔۔سرپرستوں کے ساتھ حسن سلوک اختیار کرو۔ ۲۔۔۔ اور اپنے سپوتوں کو کسی تنگ دستی کی وجہ سے ہلاکت و بربادی میں نہ ڈالو، ہم تم کو بھی تعلیمات وضروریات زندگی بہم پہچاتے ہیں اور انہیں بھی۔ ۳۔۔۔اور فواحش (غیر از قرآن تعلیمات) کے خواہ ظاہر ہوں یا ڈھکے ہوئے، قریب بھی نہ پھٹکنا۔ ۴۔۔۔اور کسی ایسے شخص کے ساتھ لڑائی نہ کرنا جس سے لڑائی کرنا قوانین الٰہی نے روکا ہو، سوائے حقوق کی بنیاد پر۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ وہ ہدایات ہیں جن کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے، تاکہ تم عقل استعمال کرو۔	

مباحث:۔

مسلمان روزانہ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دعا مانگتے ہیں اور ساری عمر مانگتے ہی رہتے ہیں لیکن انہیں پتہ نہیں چلتا کہ کیوں ان کو الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ نہیں ملتا۔ درحقیقت اس کی وجہ صرف ایک ہے، اور وہ یہ کہ مسلمان قرآن سے بے بہرہ ہو گیا ہے، اسے روایات میں الجھا کر قرآن سے دور کر دیا گیا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ صراط مستقیم کیا ہے؟۔ سورہ الانعام کی آیات ۱۵۱ تا ۱۵۳ پیش خدمت ہیں جن میں الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کو واضح کر دیا گیا ہے۔

نمازی نماز میں صراط مستقیم کی ہدایت کی آرزو مرتے دم تک کرتا رہتا ہے، لیکن کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ قرآن کھول کر دیکھ لے کہ قرآن نے صراط مستقیم کو کس طرح بیان کیا ہے۔

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ O وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ O وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

کہو کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں جس کی تمہارے رب نے تم پر پابندی لگائی ہے۔۔۔
کہ تم اپنے رب کے ساتھ کچھ بھی شرک کرو، اور یہ کہ....
۱۔۔۔سرپرستوں کے ساتھ حسن سلوک اختیار کرو۔
۲۔۔۔اور اپنے سپوتوں کو کسی تنگ دستی کی وجہ سے ہلاکت و بربادی میں ڈالو، ہم تم کو بھی ضروریات زندگی بہم پہچاتے ہیں اور انہیں بھی۔
۳۔۔۔اور فواحش (غیر از قرآن تعلیمات) کے خواہ ظاہر ہوں یا ڈھکے ہوئے، قریب بھی نہ پھٹکنا۔
۴۔۔۔اور کسی ایسے شخص کے ساتھ لڑائی نہ کرنا جس سے لڑائی کرنا قوانین الٰہی نے روکا ہو، سوائے حقوق کی بنیاد پر۔
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ وہ ہدایات ہیں جن کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے تاکہ تم عقل استعمال کرو۔

152	وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ	
	۵۔۔ بے سہارہ لوگوں کے مختص مال (fund for the needy people) کے قریب بھی نہ جانا، سوائے وہ طریقہ جو حسن کارانہ انداز ہو، یہاں تک کہ ان کا مال اپنے بہترین مصرف کو حاصل کر لے۔ اور اپنے ناپ تول کو پورا رکھو انصاف کے ساتھ، ہم کسی کو بھی مکلف نہیں ٹھہراتے، سوائے اس کی وسعت کے مطابق۔ ۷۔۔اور جب بھی کوئی فیصلہ کرو تو عدل کرو، خواہ اپنے قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔ ۸۔۔اور مملکت الہیہ کے ساتھ کیے گئے عہد کو پورا کرو۔ ۔۔۔یہ احکام تم کو اس لیے دیئے جا رہے ہیں تا کہ تم یاد رکھو۔	
153	وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ	
	۹۔۔یہ ہے میری صراط مستقیم، پس اس کی اتباع کرو اور کسی دوسری راہ کی اتباع نہ کرنا کہ اس کے ساتھ تم کو قوانین قدرت سے الگ کر دے۔ ۔۔۔۔۔۔۔یہ تم کو اس لیے حکم دیا جا رہا ہے کہ تم متقی بنو۔	
154	ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ	
	اور ہم نے موسی کو حسین ترین مقصد پر مبنی ایک مکمل کتاب بھی دی تھی جو ہر چیز کے لئے فیصلہ کن تھی بطور ہدایت و رحمت تاکہ وہ لوگ اپنے نظام ربوبیت کے ساتھ امن قائم کریں۔	

مباحث:۔

اس آیت کی ابتدا ثُمَّ سے ہو رہی ہے جس کا عموماً معنی "پھر" یا "اس کے بعد" کئے جاتے ہیں۔ جو قریبی سیاق و سباق میں دیکھا جائے تو عجیب لگتا ہے کہ قرآن زندہ لوگوں کو احکامات دے کر کہتا ہے "ثُمَّ جس کا ترجمہ ہونا چاہئے اسی وجہ سے۔

لیکن اگر سیاق و سباق بعید میں دیکھا جائے تو ثُمَّ مفہوم ہو گا "مزید 'ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔

155 وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

یہ فائدہ مند کتاب ہم نے پیش کی ہے سو اس کا اتباع کرو اور اس کے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

مباحث:۔

مُبَارَكٌ ۔۔مادہ ب ر ک۔۔ معنی ایسی فراوانی کہ جو استعمال کے باوجود ختم نہ ہو۔ برک اس حوض کو کہتے ہیں جو کبھی خالی نہیں ہوتا۔

156 أَن تَقُولُوا إِنَّمَا أُنزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِن قَبْلِنَا وَإِن كُنَّا عَن دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ

تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو جماعتوں کو کتاب دی گئی تھی اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے۔

157 أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ
اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

	یا یہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی تو ہم ان سے بہتر ہدایت یافتہ ہوتے۔ سو تمہارے پاس تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے ایک واضح کتاب اور ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔اب اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو قوانین قدرت کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے۔ جلد ہی جو لوگ ہمارے دلائل سے منہ موڑتے ہیں ہم انھیں ان کے منہ موڑنے کے باعث برے عذاب کی سزادیں گے۔	
158	هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ	
	یہ لوگ توصرف اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس نافذین احکامات آئیں یا تیرا نظام ربوبیت آئے یا تیرے نظام ربوبیت کے احکام ؤئیں۔ تو جس دن نظام ربوبیت کا کوئی حکم آگیا تو کسی ایسے شخص کا امن کا دعوی کام نہ آئے گا جس نے پہلے امن کو قبول نہ کیا ہوگا۔یا اس نے امن کے معاملے میں کوئی بھلائی کا کام نہ کیا ہو۔۔ کہہ دو انتظار کرو ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔	
159	إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ	
	جنہوں نے اپنے نظام حیات کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی کئی جماعتیں بن گئے تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔ان کے معاملات مملکت الہیہ کے حوالے۔۔۔، پھر وہی انہیں بتلائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔	
160	مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ	
	جو لوگ احکامات الہیہ پر عمل کریں گے تو ان کے لئے اسی کی مثل معاشرہ ہے۔اور جو خلاف ورزی کریں گے تو ان کے لئے اسی کے مثل سزادی جائے گی اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔	

161	قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
	کہہ دو میرے نظام ربوبیت نے مجھے ایک قائم نظام حیات کے طور پر استقامت والا راستہ دکھلایا ہے۔ یعنی ابراھیم کا یک رنگی نظام حیات۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔
162	قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
	کہہ دو بے شک میرا نظام اور میرا عمل اور میرا جینا اور میرا مرنا سب مملکت الہیہ ہی کے لیے ہے جو سار ی ریاست کا نظام ربوبیت ہے۔
163	لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ
	اس نظام میں کسی کی شراکت نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا اور میں سب سے اعلی درجے کا فرمانبردار بنوں۔
164	قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ
	کہہ دو کیا اب میں مملکت الہیہ کے سوا اور کوئی نظام ربوبیت تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا پالنہار ہے اور جو کوئی بھی کمائے گا تو وہ اسی کا ذمہ دار ہوگا ہے اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔۔۔۔۔پھر تمہارے نظام ربوبیت کے سامنے سب کو جواب دہ ہونا ہے۔۔۔۔۔۔سو وہ تم کو جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے بتلادے گا۔

165	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	اس نظام نے ہی تمہیں عوام کے معاملے میں استخلاف عطا کیا اور بعض کے درجات بعض پر بلند کئے ہیں تاکہ وہ تمہاری آزمائش کرے جس کی ذمہ داری تم کو دی گئی ہے۔یقیناً تمہارا نظام ربوبیت پکڑ میں بھی تیز ہے۔اور بے شک وہ بارحمت حفاظت فراہم کرنے والا نظام ہے۔	